بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴾

مرکزی میڈیا آفس

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

اتوار، 16 ذوالحجہ، 1437ھ | 18/09/2016 | نمبر: 1437 AH/059

پریس ریلیز

کمزور اور غیر موثر کمیشنز نہیں بلکہ صرف خلافت ہی روھگیا کے مسلمان عورتوں اور بچوں کو انصاف اور حفاظت فراہم کر سکتی ہے

برطانوی اخبار گارڈین اور متعدد دیگر میڈیا گروپوں کے مطابق میانمر کی نئی حکومت کی رہنما آنگ سانگ سوچی کے حالیہ دورہ برطانیہ میں برطانوی حکومت نے روھگیا مسلمانوں کی حالت زار کا معاملہ اٹھایا۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ بورس جالسن نے رخینے کمیشن کا خیر مقدم کیا جس کی قیادت اقوام متحدہ کے سابق چیف کوفی عنان کر رہے ہیں۔ اس کمیشن کے قیام کا مقصد رخینے بدھوں اور روھگیا مسلمانوں میں جاری تصادم کا جائزہ لینا ہے۔ بورس جالسن نے روھگیا کی خطرناک صورتحال کے سدباب کے لیے اس کمیشن کو ایک اہم قدم قرار دیا۔ کوفی عنان کو اس کمیشن کی قیادت آنگ سانگ سوکی نے سونپی تھی جو کہ خود مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وجبر اور منظم قتلِ عام پر اب تک خاموش رہی ہیں۔ درحقیقت اس کی عوامی لیگ برائے جمہوریت کے ترجمان نے الیکشن جیتنے کے محض چند دن بعد ہی بیان جاری کیا تھا کہ مسلمانوں کی مظلوم اقلیت کی مدد حکومتی ترجیحات میں شامل نہیں۔ اُس نے اِس معاملے میں سابق فوجی حکومت کے موقف کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ روہنگیا مسلمان دراصل بنگلا دیش سے آئے ہوئے غیر قانونی تارکین وطن ہیں۔ اس سے یہ بات ظاہر ہے کہ اس کمیشن کا مقصد غیر موثر بیانات جاری کرنے تک محدود ہے اور یہ روہنگیا مسلمانوں کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔ اس کمیشن کا مقصد یہ تاثر دینا ہے کہ آنگ سانگ سوکی حکومتی مظالم کے مارے روہنگیا مسلمانوں کے لیے کچھ کر رہی ہے۔ کوفی عنان نے جمعرات 8 ستمبر کو خود بات کا اعتراف رنگون میں ہونے والی پریس کانفرنس میں یہ کہہ کر کیا کہ وہ انسانی حقوق کی نگرانی نہیں کرے گا۔ اس نے کہا: "ہم یہاں پر تھانے دار یا پولیس کے طور پر نہیں آئے"۔

روھگیا مسلمانوں کو بے اثر اور سیاسی کمیشنز کی ضرورت نہیں جو ان پر عرصہ دراز سے ڈھائے جانے والے ظلم وجبر اور ابتر حالات زندگی پر کاغذی لکھت پڑھت کے سوا کچھ نا کریں۔ ان مشن، کمیشنز اور تحقیقات سے امت کی بیزاری اب عروج کو پہنچ چکی ہے۔ شام سے لے کر میانمر، فلسطین سے وسطی افریقہ تک، اس طرح کے کمیشن نظر آتے ہیں جو حکومتی یا اقوم متحدہ کی آشیرباد کے ساتھ مظلوم مسلمانوں کو انصاف اور ہمدردی کی جھوٹی امید میں مبتلا رکھتے ہیں۔ درحقیقت یہ کمیشنز اجتماعی قتلِ عام میں لاشوں کو شمار کرنے، مزمتی بیان جاری کرنے کے علاوہ کچھ بھی کرنے سے قاصر ہیں۔ آج روھگیا مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ مسلسل ظلم کا شکار ہونے کے بعد، ریاست سے بھی محروم ہیں۔ میانمر سمیت دیگر مسلم اکثریتی ممالک نے بھی انہیں شہریت دینے سے انکار کر دیا، جن میں بنگلا دیش، ملیشیا اور انڈونیشیا شامل ہیں۔ ایک لاکھ چالیس ہزار سے زائد روھگیا آئی ڈی پی کیمپوں میں محصور ہیں جہاں سے انہیں نکلنے کی بھی اجازت نہیں، جہاں خوراک کی کمی اور بیماریوں کی بھرمار ہے، اور وہاں وہ بنیادی حقوق جیسے طبی امداد اور تعلیم کے بغیر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ گزشتہ سال لندن کی کوئین میری یونیورسٹی کے شعبہ ریاستی جرائم کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا کہ "روھگیا نسل کشی کے آخری مراحل سے گزر رہے ہیں، اور وہ اجتماعی طور پر معدوم ہونے کے قریب ہیں"۔ روھگیا اور دیگر علاقوں کے مسلمانوں کی مدد میں پے درپے ناکامی سے خود اقوام متحدہ نے اپنے غیر فعال اور بے کار ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ابھی حال ہی میں اس کے اپنے عالمی غذائی پروگرام نے رخینے ریاست کے بعض آئی ڈی پی کیمپوں کی غذائی امداد کو منقطع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ تمام شواہد اس حقیقت کو بیان کرتے ہیں کہ موجودہ جمہوری عالمی نظام روھگیا اور دوسرے علاقوں کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنے سے نہ صرف قاصر ہے بلکہ اس معاملے میں وہ سنجیدہ بھی نہیں ہے۔ یہ شواہد مسلمانوں کو یہ سمجھانے کے لیے کافی ہونے چاہئیں کہ انہیں غیر اسلامی اداروں اور تنظیموں پر اپنے مسائل کے حل کے لیے اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ روھگیا مسلمانوں کو اس وقت نبوت کے طریقے پر خلافت کے نظام کی شدید ضرورت ہے جو بذات خود تمام مسلمانوں کی جان ومال کے تحفظ، اللہ

سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے دیے گئے تمام حقوق اور خوف وجبر سے پاک مستقبل کو یقینی بنائے گی۔ اپنی امیدوں اور کوششوں کا مرکز خلافت کے دوبارہ قیام کے علاوہ کسی بھی اور چیز کو بنانا اس ظلم وزیادتی کے دور کو مزید طویل کر دے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

(مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ)

"جو لوگ اللہ کے علاوہ کسی کو اپنا محافظ بناتے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے جو گھر بناتی ہے، مگر بے شک گھروں میں سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہے، اگر وہ جانتے"(41:29)۔

شعبہ خواتین

مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر